Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۳۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۶ اخاء ۱۳۵۳ہش ۔ ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۳۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

کل سے سر درد کی تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۶ اخاء۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ٹانگوں میں کمزوری اور گھٹنے میں درد کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احبابِ جماعت آپکی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔ آپ سب بہنوں بھائیوں کے جملہ مقاصد بر آنے کیلئے دعائیں کر رہی ہیں

ربوہ میں نمازِ عید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ربوہ میں عید کی نماز کا وقت ۹ بجے صبح مقرر کیا گیا ہے چنانچہ نمازِ عید یکم شوال ۱۳۹۴ھ کو انشاء اللہ تعالیٰ ٹھیک ۹ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں ادا کی جائے گی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا لہٰذا وہ بھی نمازِ عید میں شریک ہو سکیں گی۔

احباب وقت کی پابندی کا خیال رکھیں اور اس روز صبح ۹ بجے سے کچھ پہلے ہی مسجد میں پہنچ جائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلانِ تعطیل

دفتر الفضل میں عید الفطر کے بابرکت موقع پر حسبِ سابق مورخہ ۱۷، ۱۸ اکتوبر کو تعطیل ہوگی اس لئے ان دنوں الفضل شائع نہ ہوگا۔ جملہ قارئینِ کرام و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں ۱۹ اکتوبر کو پرچہ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ

(مینیجر الفضل ربوہ)

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے جو دن مقرر تھے ان میں آئندہ کے لئے تبدیلی کر دی گئی ہے آئندہ ہفتہ ہفتہ، اتوار اور پیر کے دن ملاقات ہوا کرے گی بقیہ ایام میں ملاقات نہیں ہوگی احباب مطلع رہیں اور ملاقات کے دنوں کی جو تبدیلی کی گئی ہے اسے نوٹ فرما لیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلقات اللہ تعالیٰ کے ساتھ کُل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے

اسی لئے ہمارے نبی کریمؐ کے معجزات تمام نبیوں کے معجزات سے بڑھ کر ہیں اور چاروں طرف سے چمک رہے ہیں

(۱) "جس قدر معجزات ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے ہیں دنیا میں کُل نبیوں کے معجزات کو بھی اگر ان کے مقابلہ میں رکھیں تو میں ایمان سے کہتا ہوں کہ ہمارے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات بڑھ کر ثابت ہوں گے قطع نظر اس بات کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے قرآن شریف بھرا پڑا ہے اور قیامت تک اور اس کے بعد تک کی پیشگوئیاں اس میں موجود ہیں سب سے بڑھ کر ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا یہ ہے کہ ہر زمانہ میں ان پیشگوئیوں کا زندہ ثبوت دینے والا موجود ہوتا ہے۔" (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

(۲) "اس تواتر سے بارش کی طرح معجزاتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت ملتا ہے کہ جس سے بڑھ کر کسی نبی یا رسول کے معجزات مروی نہیں ہیں۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۳۰۸)

(۳) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تو چاروں طرف سے چمک رہے ہیں وہ کیونکر چھپ سکتے ہیں صرف معجزات جو صحابہؓ کی شہادتوں سے ثابت ہیں وہ تین ہزار معجزہ ہے اور پیشگوئیاں تو شاید دس ہزار سے بھی زیادہ ہوں گی جو اپنے وقتوں پر پوری ہو گئیں اور ہوتی جاتی ہیں۔" (ایک عیسائی کے تین سوالات اور ان کے جواب صفحہ ۱۹، ۲۰)

(۴) "عبودیت پردہ اخفا میں ہوتی ہے لیکن الوہیت جب اپنی تجلی کرتی ہے تو پھر وہ ایک بیّن امر ہو جاتا ہے اور ان تعلقات کا جو ایک سچے مومن اور عبد اور اسکے ربّ میں ہوتے ہیں خارقِ عادت نشانات کے ذریعہ ظہور ہوتا ہے انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا یہی راز ہے اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلقات اللہ تعالیٰ کے ساتھ کُل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپؐ کے معجزات بھی سب سے بڑھے ہوئے تھے۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۶ ماہ اخاء ۱۳۵۳ھش

برکاتِ رمضان سے دائمی طور پر مستفیض ہونے کا طریق

رمضان کا نہایت بابرکت مہینہ اب اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اس مبارک مہینے کا قرآن مجید کے ساتھ نہایت ہی گہرا اور خاص تعلق ہے۔ یہ مقرر ہی نزولِ قرآن کی سالگرہ کے طور پر کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ قرآن ایسی لازوال و بے مثال ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی شریعت کا نزول اس ماہِ مبارک میں شروع ہوا تھا جیسا کہ خود ارشادِ باری تعالیٰ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ (البقرہ آیت ۱۸۶) سے ظاہر ہے۔ پھر نہ صرف یہ کہ قرآن مجید کا نزول اس ماہ مبارک میں شروع ہوا تھا بلکہ اس لحاظ سے بھی پورے قرآن کا نزول اس مبارک مہینے میں ہوا اور بار بار ہوتا رہا کہ حدیث نبوی کی رو سے حضرت جبریل علیہ السلام ہر رمضان میں نزول فرماتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ مل کر پورا قرآن مجید دُہراتے تھے۔

قرآن مجید کے ساتھ اس خاص اور گہرے تعلق کی بناء پر ہی رمضان کے بابرکت مہینے میں قرآن مجید کی تلاوت اور قرآنی علوم و معارف کی تحصیل خاص تعہد اور شغف کے ساتھ کی جاتی ہے اور اس پر خاص زور دیا جاتا ہے اور اسی لئے ہماری جماعت میں بھی گھروں پر قرآن مجید کی بکثرت تلاوت اور مساجد میں نماز تراویح میں قرآن مجید سُنانے اور سُننے کے التزام کے علاوہ پورے قرآن مجید کے خصوصی درس کا بطورِ خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو رمضان کا مبارک مہینہ مقرر کرنے کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ ہم قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہوں اور ان کے زیر اثر اپنی زندگیوں میں انقلاب برپا کریں۔ اسی لئے یہ مبارک مہینہ قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے اور ان سے عملاً مستفید ہونے کی اہلیت پیدا کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے اور عملاً ان کا اثر قبول کرنے کی اہلیت دو باتوں سے پیدا ہوتی ہے، ایک خشیتِ الٰہی سے اور دوسرے محبتِ الٰہیہ ذاتیہ سے۔ رمضان کا بابرکت مہینہ ان لوگوں میں جو رمضان کو پوری شرائط کے ساتھ گزارتے ہیں یہ دونوں اوصاف پیدا کر دکھاتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کی فرضیت کا ذکر کرتے ہوئے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ میں اشارہ کیا ہے کیونکہ تقویٰ خشیتِ الٰہی اور محبتِ الٰہیہ ذاتیہ کے ذریعہ ہی اپنے کمال کو پہنچتا ہے۔

جہاں تک قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے اور عملاً ان کا اثر قبول کرنے کے ضمن میں خشیتِ الٰہی اور محبتِ الٰہیہ ذاتیہ کی بنیادی اہمیت کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ (الزمر آیت ۲۴)

ترجمہ:- اللہ وہ ہے جس نے بہتر سے بہتر بات یعنی وہ کتاب اتاری ہے جو متشابہ بھی ہے اور اس کے مضمون نہایت اعلیٰ ہیں۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے جسموں کے رونگٹے اس کے پڑھنے سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے چمڑے اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف جھک جاتے ہیں۔

اس آیہ کریمہ میں تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ میں خشیتِ الٰہی کی صفت کا ذکر کیا گیا ہے اور ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ میں محبتِ الٰہیہ ذاتیہ کی صفت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور اس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ جب تک ایک مومن خشیتِ الٰہی اور محبتِ ذاتیہ الٰہیہ کی دو بنیادی صفات سے متصف نہ ہو وہ قرآنی علوم و معارف اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات سے بہرہ اندوز نہیں ہو سکتا۔ اب چونکہ ہم رمضان کے مقدس و بابرکت مہینے میں قرآن مجید کے خصوصی درس سُننے کے ذریعہ اس کے علوم و معارف سے اِس حال میں مستفید ہوئے ہیں کہ رمضان کی مخصوص عبادات اور ان کی تاثیرات کے زیر اثر خشیتِ الٰہی اور محبتِ الٰہیہ ذاتیہ کی ایک نئی کیفیت سے مالا مال ہونے کا انمول موقع ہمیں میسر آیا ہے، ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم خشیتِ الٰہی اور محبتِ الٰہیہ ذاتیہ کی اس نئی کیفیت کی نہ صرف حفاظت کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے عرفان اور اس کے احساناتِ بے پایاں کے ہر آن ظاہر ہونے والے نئے جلووں کی معرفت کے زیر اثر اس نئی کیفیت کو ترقی دیتے چلے جائیں تا قرآنی علوم و معارف سے ہم سدا بہرہ ور ہوتے رہیں اور سدا ہی ہم اس کی انقلاب انگیز تاثیرات کے مورد بنے رہیں اور ان تاثیرات کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا پیار ہمیں حاصل رہے اور ہم عاجزوں اور بے نواؤں کی خاطر وہ عجائب کام دکھلاتا رہے۔

اے خدا! اے ہمارے کارساز اور عیب پوش و کردگار، اے ہمارے محسن، ہمارے پیارے اور ہمارے پروردگار تو ہمیں اسکی توفیق عطا فرما اور ہمیں رمضان المبارک کی برکات سے دائمی طور پر نوازتا چلا جا، قرآن کا عشق ہمارے رگ و پے میں ہمیشہ ہی سرایت کرتا چلا جائے اور تیری خشیت اور تیری محبت ہمیشہ ہمارے ناچیز وجودوں کا احاطہ کئے رہے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

ہلالِ عید

ہلالِ عید فضاؤں میں جگمگایا ہے
یہ لوگ کہتے ہیں پیغامِ عید آیا ہے۔
یہ عید جس میں تجلّی ہے ماہ پاروں کی
حضورِ سرورِ عالم کے جاں نثاروں کی
جو آئینہ تھے اخوّت کی ضَوفشانی کا
جو اِک نمونہ تھے خدمت کا، مہربانی کا
جو اپنے ساتھ غلاموں کو بھی بٹھاتے تھے
اُنہیں کھلاتے تھے پہلے پھر آپ کھاتے تھے
نہ کوئی رنگِ تعصّب نہ کوئی بُغض و گُماں
خُدا کا جُود و کرم اُنکے ہاتھ سے تھا عیاں
مگر مَیں آج نرالا ہی رنگ پاتا ہوں،
زبان شوخ، نظر بے درنگ پاتا ہوں
یہاں پہ جشن کچھ ایسے منائے جاتے ہیں
پڑوسیوں کے نشیمن جلائے جاتے ہیں
ستم کی تیغ جو کشتِ سکوں ڈبوتی ہو
اِک آنکھ ہنستی ہو اور ایک آنکھ روتی ہو
اے میرے اہلِ وطن جشنِ عید کیا معنی؟
جو ایک بھائی ہو بے گھر، تو عید کیا معنی؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر و تحمل کا بے نظیر نمونہ جو اسلام کے دورِ اوّل میں پیش کیا گیا

مکرم مولوی نور الحق صاحب انور ۔ حدیقۃ المبشرین ۔ ربوہ

انبیاء اور ان کی جماعتوں کی راہ آسان و سہل نہیں بلکہ نہایت دشوار گزار کٹھن اور ہمت آزما ہوتی ہے۔ مصائب کی آندھیاں اور مشکلات کے طوفان اس شدت سے ان پر آتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اپنے فرمان کے بموجب رسول اور مومن دل و زبان سے کہنے لگتے ہیں۔ متیٰ نصر اللہ۔ اللہ کی مدد کب آئے گی۔

ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ افضل الرسل اور خاتم الانبیاء تھے اس لئے مخالفت کے تیز و تند طوفان بھی حضور پر سب سے زیادہ آئے۔ لیکن ان آفات و مصائب کا مقصد یہ نہ تھا کہ حضور اور حضور کے صحابہ تباہ و برباد ہوں بلکہ اس لئے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان بلند ترین اخلاق جیسے دعا و توکل صبر و برداشت اور جوانمردی جواں ہمتی کا اظہار ہو جو حضور کی بعثت سے پہلے ناپید ہو چکے تھے۔ اور صحابہؓ کا اعلےٰ ایمان اور بے نظیر اخلاص بھی نمایاں ہو جائے۔

چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ جماعت مومنین کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ۔

(البقرہ ۲۱۵)

یعنی کیا تم نے سمجھ رکھا ہے کہ باوجود اس کے کہ ابھی تم پر ان لوگوں کی (سی تکلیف کی) حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزرے ہیں تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف بھی اور انہیں خوب خوف دلایا گیا (یہ سب کچھ اس لئے ہوا) تاکہ (وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہہ اٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔

یاد رکھو اللہ کی مدد قریب ہے۔

اسی کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابتدائی مومنین پر ابتلاء کا جو لمبا دور آیا اور جس جس قسم کے مصائب و آفات کے نیچے ان کو پیسا گیا ان کو سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ ایذا رسانی انفرادی طور پر بھی تھی اور اجتماعی و قومی رنگ میں بھی

انفرادی طور پر ابتدائی مسلمانوں کو ہر طرح مبتلائے آلام کیا گیا۔ ان کے گلوں میں رسی باندھ کر گلیوں میں نوکیلے پتھروں پر گھسیٹا گیا دہکتے کوئلوں پر لٹایا گیا۔ عرب کی شدید گرم دوپہر کو کڑکتی دھوپ میں ننگے بدن جھلسنی ریت پر پتھروں کے نیچے دبایا گیا معصوم عورتوں کو نیزوں سے چھید کر شہید کیا گیا۔ الغرض کون ظلم تھا جو ان پر روا نہ رکھا گیا۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر گندی اوجھڑی ڈالی گئی۔ سب و شتم سے حضور کو ذہنی و قلبی اذیت پہنچائی گئی سر مبارک پر راکھ ڈالی گئی۔ گلے میں پٹکا ڈال کر حضور کا گلا اس قدر گھونٹا گیا کہ دم گھٹ کر روح کے قفس عنصری سے پرواز کا خطرہ پیدا ہو گیا اور حضرت ابوبکرؓ نے بمشکل حضور کو ان شقی القلب لوگوں کے ہاتھوں سے چھڑایا۔ اور یہ مصائب و مشکلات کی گھڑیاں چند ماہ و ایام تک محدود نہ تھیں بلکہ مکی دس سالہ دور اور پھر مدنی دور کا اکثر حصہ انہی آلام و مصائب میں گزرا۔ بسا اوقات مصائب کی تاب نہ لا کر صحابہؓ کے دلِ بےقرار سے آہ نکل جاتی اور طبیعت بد دعا کی طرف مائل ہو جاتی۔ لیکن ہمارا محبوب آقا کوہِ وقار بنا اپنی زبان پر اُف تک نہ لاتا اور صحابہ کو بھی صبر و دعا کی تلقین کرتا بخاری کی روایت ہے:

"حضرت خبابؓ بیان فرمایا کرتے تھے کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ حضورؐ اس وقت چادر اوڑھے کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے۔ ہم چونکہ اس وقت مشرکین کے ہاتھوں سخت تکلیف اٹھا رہے تھے اس لئے میں نے عرض کیا حضورؐ کیا آپ ان حالات میں مخالفین کے خلاف دعا نہ فرمائیں گے اس پر حضورؐ اٹھ کر بیٹھ گئے چہرہ مبارک فراوانی جذبات سے سرخ ہو گیا۔ اس عالم میں فرمایا دیکھو تم سے پہلے ایسے لوگ بھی گزرے ہیں کہ آہنی کنگھیوں سے ان کی ہڈیوں پر سے گوشت تار تار کر کے نوچ لیا گیا لیکن پھر بھی وہ ان کو دین سے مرتد نہ کر سکے، بسا اوقات ان کے سروں پر آری رکھ کر سر تا پا دو ٹکڑے کر دیا گیا لیکن پھر بھی وہ اپنے دین پر ثابت قدم رہے گھبراؤ مت اللہ تعالیٰ اپنے دین کو وہ ثبات بخشے گا کہ اکیلا سوار صنعاء (یمن) سے حضر موت تک تنہا سفر کرے گا اور اسے امن حاصل ہوگا کہ سوائے خدا کے کسی کا خوف اسے لاحق نہ ہوگا۔"

(بخاری)

لیکن تاریخ کا شاہد جانتا ہے کہ بحالتِ امن و قرار پیدا ہونے کے لئے مسلمانوں کو بیس سال کا طویل عرصہ تکالیف و مصائب کی بھٹی میں سے گزرنا پڑا۔

مکی دور میں اجتماعی لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو جن جانگسل حالات سے دوچار ہونا پڑا۔ ان میں سے حد درجہ انسانیت سوز اور سخت دلی و شقاوت کا مرقع تاریخ اسلامی کا وہ حصہ ہے جب کہ قریش نے اجتماعی رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ کیا اور حضور کو صحابہ مرد و زن اور معصوم بچوں سمیت متواتر تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہنا پڑا۔

احادیث اور اسلامی کتب تاریخ میں یہ واقعہ تفصیل سے درج ہے اور یہ واقعہ اس قدر دردناک و صعبناک ہے کہ متعصب غیر مسلم مورخ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے اور قریش کے ظلم و ستم کی اس داستان کو رقم کئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکے سر ولیم میور اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب لائف آف محمد میں لکھتے ہیں۔

"قریش نے اپنا مقصد (یعنی مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ اور مکمل عدم موالات کی تحریک) حاصل کرنے کے لئے بنو ہاشم کے خلاف باہم ایک اتفاق کیا۔

— یہ کہ وہ ان کی عورتوں سے شادی کریں گے نہ اپنی لڑکیاں ان کے نکاح میں دیں گے

— یہ کہ وہ قطعاً کسی قسم کی کوئی چیز مسلمانوں کے ہاتھ نہیں بیچیں گے نہ کوئی چیز ان سے خریدیں گے

— یہ کہ ان کے ساتھ ہر قسم کا لین دین قطعی طور پر بند ہوگا۔

یہ عہد نامہ باقاعدہ طور پر ضبط تحریر میں لایا اور محکم طور پر سر بمہر کیا گیا جب تمام قریش اس پر اتفاق کر چکے تو یہ صحیفہ خانہ کعبہ میں لٹکا دیا گیا گویا اس طرح مذہبی مہر بھی اس عہد نامہ کی دفعات پر لگا دی گئی۔

بنو ہاشم مخالفت و بائیکاٹ کی اس تیز و تند اور زبردست لہر کی تاب مقابلہ نہ رکھتے ہوئے اور غالباً اس خیال سے کہ کہیں یہ بائیکاٹ کھلا بار اول کی تاریخ میں قاتلانہ حملوں کا پیش خیمہ نہ ہو مکہ شہر کے ایک علیحدہ حصہ میں پناہ گزین ہو گئے جسے شعب ابی طالب کہا جاتا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ایک پہاڑی درّہ تھا جو مکہ کے مشرقی دور افتادہ علاقہ میں جبل ابو قبیس کی گھاٹیوں اور اس کی ابھری ہوئی چٹانوں کے درمیان بنا ہوا تھا شہر کی جانب سے اس میں داخلہ ایک تنگ راستہ سے ممکن تھا جس میں سے ایک اونٹ بمشکل گذر سکتا۔ باقی تمام اطراف سے یہ درّہ ٹیلوں اور عمارتوں کے باعث شہر سے کٹا ہوا تھا

ساتویں سال نبوی کے پہلے مہینہ کی شب اوّل بنو ہاشم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضور کے خاندان سمیت شعب ابو طالب میں چلے گئے اور ان کے ساتھ ہی سارے بنو مطلب بھی سوائے ابو لہب نئے دین یعنی دین اسلام سے تعلق رکھنے کے باعث مخالفین کے گروہ میں شامل ہوا۔ بائیکاٹ کی پابندیوں پر سختی سے عملدرآمد کیا گیا اور بنو ہاشم کو یکدم ہر قسم کی اشیاء خوردنی از قسم غلہ اور دوسری ضروریات سے محروم کر دیا گیا۔ وہ خود تو اتنے وسائل نہ رکھتے تھے کہ اپنا کوئی تجارتی قافلہ باہر بھیج سکتے۔ اگر بیرونی تاجروں کا کوئی مکہ میں آتا تو قریش ان کو سامان تجارت روکنے پر مجبور کرتے اور خود بھی کوئی چیز مسلمانوں کو ہاتھ نہ دیتے۔ اس طرح شعب ابی طالب میں ہر چیز کمیاب بلکہ نایاب ہو گئی۔ کوئی شخص بھی شعب سے سوائے موسم حج کے باہر جانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ جن ایام میں تمام دشمنیاں اور عداوتیں قدرے دب جاتیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو کچھ سکھ کا سانس ملتا۔ متواتر دو تین سال قریش کا طرز عمل غیر مبدل رہا اور بنو ہاشم کمی رسد کے باعث مبتلائے مصیبت رہے۔ شہر والے یعنی قریش مکہ شعب سے اٹھنے والی فاقہ زدہ معصوم بچوں کا رونا اور بلبلانا سنتے جس سے بعض دل اس درد ناک نظارہ پر کانپ جاتے اور قریش کی اس عداوت و دشمنی پر توجہ کرتے جو تکلیف دہ حالت کے ذمہ دار تھے۔"

چودہ سو سال بعد کے ایک غیر مسلم مورخ کا قلم ان واقعات کو لکھتے ہوئے لرزتا اور اس کا دل ان مصائب کی یاد سے کانپ جاتا ہے لیکن تعجب ہے کہ قریش مکہ ایسے پتھر دل تھے کہ سالوں انہوں نے مسلمانوں پر اس ظلم کو روا رکھا اور ذرہ بھر خوف خدا دل میں نہ لائے اور صد آفرین ہے ان ثابت قدم صحابہ پر جنہوں نے اس سیلاب آفات میں صبر و ضبط کا بے نظیر نمونہ دکھایا اور اُن کا قدم راہ خدا میں ذرہ بھی نہ ڈگمگایا اور جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے

فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ (آل عمران ۱۴۷)

نہ وہ اس تکلیف کی وجہ سے جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچی سست و کمزور ہوئے اور نہ انہوں نے (دشمنوں کے سامنے) تذلل اختیار کیا۔ اور وہ یاد رکھیں اللہ صبر کرنے والوں کو بہت محبوب رکھتا ہے۔ (باقی)

محترم چوہدری دین محمد صاحب مرحوم کی یاد میں

مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب چوہڑ منڈہ ضلع سیالکوٹ

چوہدری دین محمد صاحب مرحوم ایک از اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مشہور دیہاتی جماعت شکار ماچھیاں میں پیدا ہوئے۔ یہ بستی جو سکھ راجپوتوں کی بستی تھی۔ ایک طرف چند میل کے فاصلہ پہ ڈیرہ بابا نانک کا قصبہ تھا جسے سکھ مذہب کے بانی بابا گورو نانک کی وجہ سے شہرت حاصل تھی لیکن جس وقت شکار ماچھیاں کی کثیر آبادی کو حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہنے کا شرف حاصل ہوا تو پھر اس کی شہرت اس سے کم نہ رہی۔ سلسلے کے مبلغین جلسوں اور مباحثوں کے ذریعے بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنہری تعلیم کے موتی بکھیرتے تھے۔ چند ہی سالوں میں راجپوت خاندان کے لوگ مسیح محمدی کی گود میں آ کر مردانہ وار تبلیغ احمدیت میں مگن ہو گئے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب عیسائیت اپنے پورے عروج پر تھی۔ ہر طرف مایوسی کا دور دورہ تھا۔ بڑے بڑے مسلم زعماء بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے بلکہ بڑے بڑے جید علماء بھی عیسائیت کی گود میں جا کر ان کے ہراول دستے میں شامل ہو گئے کہا جاتا ہے کہ شکار ماچھیاں کے کچھ مقتدر لوگ عیسائیت قبول کرنے کے لئے سوچ رہے تھے۔ اسی دوران قادیان سے مسیحیت اور مہدویت کی ایک دلکش آواز اٹھی۔ یہ آواز ایسی پُر تاثیر تھی کہ چند لوگوں نے اس پر کان دھرا۔ پھر احمدیت کی صف میں شامل ہو کر ان سعید الفطرت روحوں نے احمدیت کا پیغام سب سے پہلے شکار ماچھیاں کے ہی لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ انہی لوگوں کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ چوہدری دین محمد صاحب مرحوم گلستان احمدیت میں داخل ہوئے۔

آپ ان پڑھ تھے مگر حافظہ بلا کا تھا۔ احمدیت کے پیچیدہ پیچیدہ مسائل انہیں ازبر تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پنجابی شعراء کا کلام جس کا تعلق تبلیغ سے تھا انہیں زبانی یاد تھا بلکہ گرنتھ کے کچھ اشعار بھی حفظ تھے۔ ان اشعار کو وہ اپنے مخصوص لہجے میں مترنم آواز میں لوگوں کے سامنے پڑھتے تھے۔ اس سے ان کی مسیح محمدی سے محبت اور عشق کا اندازہ ہوتا تھا۔

مکرم چوہدری صاحب تبلیغ کے میدان میں نڈر اور بہت دلیر تھے اس کا اعتراف ان لوگوں کو بخوبی ہے جنہیں آپ سے آشنا ہونے کا شرف حاصل تھا۔

ارد گرد کی دور دور کی جماعتیں آپ سے واقف تھیں۔ پھر چونکہ آپ نمبردار تھے۔ اس لئے بھی آپ کی واقفیت کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ جہاں تک میرے علم میں ہے آپ ہر سال جلسہ سالانہ پر جاتے تھے اور سلسلہ عالیہ کے علماء کی تقاریر سنتے اور خلیفۂ وقت کی ہر ہدایت پر سر تسلیم خم کرتے۔ شکار ماچھیاں کی جماعت کا صدر بننے کا بھی آپ کو موقع ملا۔ جہاں آ کر چوہڑ منڈہ ضلع سیالکوٹ کی جماعت کے صدر مسلسل چلے آتے اور اپنی استطاعت کے مطابق جماعت کی دینی تربیت کرتے رہے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے تہجد کا دامن کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیا

چونکہ زمیندار تھے۔ اس لئے ذریعہ معاش کھیتی باڑی اور کاشتکاری تھا۔ چوہڑ منڈہ کے لوگ جانتے ہیں کہ آپ کھیتی باڑی محنت اور جانفشانی سے نہیں کرتے تھے۔ بلکہ لاپرواہی اور غفلت سے کھیتوں میں موسم کے مطابق بیج ڈال آتے تھے لیکن جس وقت فصل کا موقع آتا تو آپ کے کھیت بھی دعاؤں کے نتیجہ میں آس پاس کے کھیتوں کو مات کر جاتے۔

چوہدری صاحب مرحوم نے ایک صدی کے لگ بھگ زمانہ دیکھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بنصرہ العزیز کے عہد خلافت کا زمانہ۔ ان ادوار کے مختلف واقعات جب سناتے تھے تو زمانہ تازہ ہو جاتا تھا باوجود پیرانہ سالی اور بڑھاپے کی انتہائی منزل میں ہونے کے آپ کی صحت قابل رشک تھی۔ آخر وہ وقت بھی آ پہنچا جس کے سامنے صحت کیا ہر ایک شے گھٹنے ٹیک دیتی ہے۔

۱۲ اکتوبر بروز ہفتہ۔ رمضان المبارک کے مہینے میں آپ نے اپنی جان مالک حقیقی کے سامنے پیش کر دی۔

اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے وہاں انہیں چوہدری صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دفتر الفضل سے
خط و کتابت کرتے وقت اپنی
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور
دیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳)

مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب - لائل پور	۵۰/- روپے
" " محمد اقبال صاحب - چوک دیپالپور اوکاڑہ	۲۰/- "
" چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے - سرگودھا	۱۶/- "
مسز ضیاء اظہار "	۱۰/- "
مکرم میجر منیر خالد صاحب - ریکروٹنگ آفس "	۵۰/- "
" محمد اعجاز صاحب - راجپوت ٹرانسپورٹ "	۲۰۰/- "
" مرزا محمد عثمان صاحب - کویت	۴۰/- "
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ - شیخوپورہ	۸۸/- "
احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ	۱۵۴/- "
قرۃ العین حمید اسلام آباد	۵۰/- "
محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری علیم الدین صاحب "	۹۰/- "
مکرم محمد شریف صاحب چک 7/14L میاں چنوں	۱۰/۰ "
" ملک محمد ممتاز صاحب بھکر	۲۰/- "
" غلام حیدر صاحب ملہی - چک 56/4R بہاولنگر	۵۰/- "
جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۴۱ "	۱۵/- "
میاں عبداللطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ شاہ کوٹ	۲۵/- "
مکرم چوہدری خان بہادر صاحب - سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	۲۵/- "
" ڈاکٹر محمد احسان صاحب - پورن نگر سیالکوٹ	۴۱/- "
" علی احمد صاحب سیکرٹری مال رسولپور بھلیاں ضلع "	۱۰/- "
" ریاض اللہ صاحب قریشی - لالہ موسیٰ	۱۰/- "
" حاجی محمد حسین صاحب زمیندار از اہلیہ خود - کنری (سندھ)	۵۰۰/- "
" محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال - بشیر آباد فارم "	۴۲/۵۵ "
" عبدالمالک راجہ چک لالہ	۴۵/- "
" محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ - ڈگری (سندھ)	۱۰/- "
بچگان ملک عبدالمالک صاحب - دوالمیال	۲۰/- "
مکرم حاجی عبدالعزیز صاحب - "	۵۰/- "
" خواجہ عبدالواحد صاحب - گوجرخان	۲۵/- "
" خواجہ عبدالرحمان صاحب -	۲۵/- "
محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالحمید صاحب گوجرانوالہ "	۱۰/- "
" بشریٰ بیگم صاحبہ - موہلنکی ضلع گوجرانوالہ	۱۰/- "
" بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب سٹلائٹ ٹاؤن "	۳۰/- "
" سردار بیگم صاحبہ - اندرون ٹھاکر سنگھ "	۵۰/- "
مکرم خواجہ منصور احمد صاحب I.T.O "	۱۰۰/- "
" چوہدری عبدالرحمان صاحب ایڈووکیٹ "	۲۰/- "
" " محمد دین صاحب	۲۰/- "
" عبدالعزیز صاحب ریٹائرڈ ڈاکخانہ سلیم آباد ڈیرہ غازیخان	۱۰/- "
" فضل حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ	۲۰/- "
" مرزا البشیر احمد صاحب "	۱۰/- "
" فضل الرحمان صاحب جنرل منیجر بنوں شوگر ملز سرائے نورنگ	۲۰/- "
" فیض احمد صاحب چک 22/5.B ساہیوال	۵۰/- "
محترمہ فائقہ صالحہ فرید روڈ "	۱۲/- "
مکرم چوہدری فضل علی صاحب کھوکھرہ ضلع گجرات	۲۰/- "
" " غلام احمد صاحب 127/N.P ضلع رحیم یار خان	۱۰/- "
" " مبشر احمد صاحب "	۱۰/- "
محترمہ شاہینہ جنجوعہ صاحبہ حسین آگاہی ملتان "	۱۰/- "
" حمیدہ شریف صاحبہ جناح روڈ ملتان چھاؤنی	۲۰/- "
" نسیم بشریٰ بنت سراج دین صاحب جھنگ صدر	۳۰/- "

(باقی)

اعلان دارالقضاء

عبدالرحمان صاحب بھٹہ ولد چوہدری فضل کریم صاحب بھٹہ مرحوم مکان ۸۴ ای بوریوالہ (حال ربوہ) نے درخواست دی ہے کہ میرے والد چوہدری فضل کریم صاحب بھٹہ وصیت نمبر ۸۶۰۰ مورخہ ۲۴ر ستمبر ۱۹۶۳ء کو وفات پا چکے ہیں۔ والد صاحب مرحوم کی وصیت ادا ہو چکی ہے۔ جائیداد رہائشی پلاٹ نمبر ۵ ۲½ (دو کنال) واقعہ دارالنصر غربی ربوہ ہمارے والد صاحب مرحوم کے نام ہیں۔ میں جملہ وارثان کی طرف سے درخواست گزار ہوں کہ پلاٹ متذکرہ بالا میرے نام اور میرے برادران کے نام مسمیان عبدالرحیم بھٹہ ولد عبدالرحمان بھٹہ و عبدالوہاب بھٹہ کے نام منتقل کر دئے جاویں۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ان کی جانب سے تحریری اقرار نامے درخواست ہذا شامل کئے جاتے ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اسپر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دارالقضاء میں دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء - ربوہ)

(۶) پرانی اور "لاعلاج" امراض (۶)

کی کیورز (CURES) کے نتائج

مکرم جناب خواجہ عبدالمومن صاحب مومن کلاتھ ہاؤس ربوہ نے لکھا "خاکسار کو خونی بواسیر کی شکایت تھی پائلز کیور (PILES CURE) کا کورس استعمال کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے مکمل طور پر شفا ہو چکی ہے"۔ بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور و لٹریچر مفت طلب کریں۔ مثلاً پرانی قبض کے لئے کانسٹی پیشن کیور وغیرہ۔ فی کیور مکمل کورس -/۱۰ روپے۔

کیورو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون ۶۰۶، ۶۰۷

ماہنامہ انصاراللہ کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی گرانقدر رائے

ماہنامہ انصاراللہ ایک دینی اور تربیتی رسالہ ہے۔ اس کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصاراللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں"۔

رسالہ ہذا کا سالانہ چندہ باوجود کاغذ کی ہوشربا گرانی کے صرف ۸ روپے ہے۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ - ربوہ)

درخواستہائے دعا

• چند روز سے خاکسار کا بچہ بعارضہ بخار بیمار ہے جس کی وجہ سے کافی کمزور ہو گیا ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو اپنے فضل سے جلد صحت عطاء فرمائے اور اسے لمبی عمر عطاء فرمائے۔ آمین

(عبدالرحمٰن کارکن دفتر بہشتی مقبرہ - ربوہ)

• میرا بھائی نصیر احمد سیال دو ہفتہ سے بخار میں مبتلا اور اب فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ شافی مطلق صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے۔ آمین

امۃ النصیر سیال بنت بشیر احمد صاحب سیال بیت الرحمت غربی (الف)

• برخوردار حنیف الرحمان صاحب لنڈن میں عرصہ سے پیٹ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ ایکسرے معائنہ جات ہوئے مرض تشخیص نہیں ہوا۔ وقفہ وقفہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی بھی تاحال بیمار ہیں کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔ (حفیظ الرحمٰن)

قائدین خدام الاحمدیہ اپنا چندہ ۳۱ر اکتوبر تک [illegible]

(مہتمم مالی خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور کے اخبارات میں شائع ہونیوالا

جماعتِ اسلامی کے بانی سید ابوالاعلیٰ مودودی کا اظہارِ خیال

لاہور ۱۲ر اکتوبر۔ بانیٔ جماعتِ اسلامی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے آج وکلاء کی طرف سے دئے گئے ایک استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ دستور میں ترمیم کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر سانپ کو لاٹھی ماری گئی ہے لیکن لاٹھی چلا کر بیٹھ رہنا سانپ کو جوابی حملہ کی دعوت دینا ہے۔ قادیانی زخمی سانپ کی طرح پھنکار رہے ہیں۔ اگر ہم خود زندہ رہنا چاہتے ہیں تو سانپ کو جلدی ختم کرنا ہوگا ورنہ وہ ڈس لے گا۔ انہوں نے اِس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ترمیم کے بعد مزید کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔ قادیانیوں کی پھیلی ہوئی جڑوں کو کاٹنے میں تساہل سے کام لیا جا رہا ہے حکمرانوں کے خیال میں دستوری ترمیم کا مطلب یہ ہے کہ ایک اقلیت کو تحفظ دیا گیا ہے لیکن یہ تو وہ اقلیت ہے جو اکثریت کو غلام بنانے کے خواب دیکھ رہی ہے اور اس کے لئے سازشوں میں مصروف تھی۔

مولانا نے اپنی تقریر میں قادیانیوں پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے مزید کہا کہ بیرونی ممالک میں قادیانیوں نے جو اثر و نفوذ حاصل کیا ہے وہ دستوری ترمیم کی وجہ سے آدھا ختم ہو گیا ہے۔ قومی اسمبلی اور سینٹ کے اِس مشترکہ فیصلے کے بعد ضروری ہے کہ غیر ممالک میں جہاں انکے اڈے ہیں وہاں ان کے بارے میں لوگوں کو صحیح صورتِ حال سے آگاہ کیا جائے۔ یہ بتانا ضروری ہے کہ قادیانی نہ صرف غیر مسلم ہیں بلکہ ایک زمانہ میں انگریز کے جاسوس بھی تھے۔ یہ کوئی مذہبی نہیں بلکہ سیاسی گروہ ہے جو سیاسی عزائم رکھتا ہے۔ غیر ممالک میں جب یہ بات پھیلے گی تو کم از کم مسلمان ممالک ان کے فتنے سے محفوظ رہیں گے۔ قادیانی بیرونی ممالک میں غیر مسلموں کو پہلے سیدھا سادا مسلمان بناتے ہیں اور بعد میں یہ مناسب حالات میں مرزا غلام احمد کی نبوت کا ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ قادیانیوں کے ہاتھوں مسلمان ہونے والے بتاتے ہیں کہ ہمیں کسی نئی نبوت کا علم نہیں ہے ہم مسلمان ہیں۔ اب جب ان نومسلموں پر حقیقت کھلے گی تو وہ صحیح العقیدہ مسلمان رہیں گے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی نے کہا دُنیا کے دوسرے مذاہب کا حال یہ ہے کہ انکی نظریاتی سرحدیں واضح اور متعین نہیں ہیں۔ کوئی ایسی حدِ فاصل نہیں جس کے ایک طرف رہ کر کوئی یہودی یا عیسائی رہے۔ لیکن اسلام میں ایسا نہیں ہے۔ جو آدمی اسلام کی واضح اور متعین حدود سے باہر نکلتا ہے وہ مسلمان نہیں رہتا اور جو ان کے اندر رہتا ہے اسے غیر مسلم قرار دینا ظلم ہے مولانا نے کہا جب سے قادیانی مسئلہ پیدا ہوا تب سے یہ لوگ خود بخود خارج از اسلام ہیں قطع نظر اس کے کہ ہم انہیں خارج از اسلام قرار دیں یا نہ دیں۔ قادیانی قرآن و سنت اور اجماعِ امت سے منحرف ہیں۔ خدا ان علماء کو جزائے خیر دے جنہوں نے انہیں دلائل کے ساتھ غیر مسلم ثابت کیا۔ مولانا نے کہا آخر کیا وجہ تھی کہ علماء کے بار بار کے اصرار کے باوجود مسلمان معاشرہ قادیانیوں کو قبول کئے رہا۔ بلکہ جب مسلمانوں کی اپنی حکومت قائم ہوئی تو قادیانی زیادہ پھیلے اور امریکہ میں یہودیوں کی طرح پاکستان میں بھی وہ بااثر بنا دئے گئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اسلام جہالت کا دین نہیں ہے اس لئے بے علم مسلمان جانے بغیر بھی غلطی کر سکتا ہے۔ دوسرے علماء اکثر آپس میں الجھے رہتے ہیں اور ان کے باہمی اختلاف کی وجہ سے عام مسلمان ان سے بدظن تھے۔ چنانچہ علماء نے جب کوئی متفقہ بات بھی کی تو مسلمانوں نے یقین نہ کیا اور قادیانیوں کو محض ایک فرقہ تصور کرتے رہے۔ مزید برآں جن لوگوں کے پاس پاکستان کی حکومت تھی وہ دُنیا کو تو خوب جانتے تھے لیکن دین سے ناواقف تھے۔ انہوں نے اس طرف نہ صرف یہ کہ توجہ نہ کی بلکہ یہ تک کہتے سُنے گئے کہ قادیانی ہم سے تو اچھے مسلمان ہیں۔ بدقسمتی سے حکومت ان لوگوں کے پاس رہی جن کو کافر و مسلمان میں فرق کا علم نہ تھا۔ ادھر قادیانی ہوشیار رہے وہ حساس مراکز میں گھس گئے اور یہ تک محسوس ہوتا تھا ایک صبح اُٹھیں گے اور پاکستان ایک قادیانی ریاست ہوگی۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ قادیانیوں سے صحیح وقت پر ربوہ میں ہنگامہ ہو گیا۔ خدا جب کسی کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کی عقل بھی مار دیتا ہے۔ قادیانی اقتدار پر نظریں جمائے بیٹھے تھے اور ان کا خیال تھا کہ مسلمان چُپ رہے تو ان کو مزید دبائیں گے لیکن ایسا نہ ہوا اور ردِ عمل ان کی توقع کے خلاف تھا۔ وہ ایک مکھی تھے جو معدے میں چلی گئی تھی اور معدہ اسے پھینکنا چاہتا تھا۔ اس واقعہ سے مسلمانوں کی ان سے نفرت واضح ہو گئی۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۴ء)

انہوں نے کہا کہ پاکستان کو بچانے کی ایک ہی صورت ہے کہ یہاں مسلم قوم کا تشخص کیا جائے۔ انہوں نے کہا ہمیں حکومت کی کوئی ضرورت نہیں۔ جو صاحب حکومت کر رہے ہیں اگر وہ اسلام کے لئے کام کریں تو ہم ان کے خدمتگزار بن کر رہیں گے اور اگر انہوں نے سوشلزم کو اپنایا تو ہم سے زیادہ اس کا مخالف کوئی نہ ہوگا اور ہم آخر دم تک سوشلزم کا مقابلہ کریں گے۔

(روزنامہ "وفاق" لاہور ۱۳ر اکتوبر ۱۹۷۴ء)

آئینۂ ایام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• **لاہور ریلوے اسٹیشن پر بم کا دھماکہ**

۱۴ر اکتوبر (۲۷ر رمضان)۔ لاہور ریلوے اسٹیشن پر آج بم پھٹنے سے قریبی علاقوں میں سراسیمگی پھیل گئی۔ یہ دھماکہ پلیٹ فارم نمبر ۴ پر ہوا جس کے نتیجہ میں ایک آدمی شدید زخمی ہو گیا جبکہ بعض افراد کو معمولی چوٹیں آئیں۔ پولیس نے ایک شخص کو شبہ کی بناء پر گرفتار کر لیا ہے۔ یہ بم پلیٹ فارم نمبر ۴ پر ٹیلیگراف آفس کے قریبی بیت الخلاء میں رکھا گیا تھا اور آج رات ۹ بجے اس وقت پھٹا جبکہ بہت سے مسافر اسٹیشن پر موجود تھے۔

(روزنامہ "مساوات" لاہور ۱۵ر اکتوبر ۱۹۷۴ء ص ۱)

• **سرحد میں بموں کے مزید دھماکے**

پشاور ۱۴ر اکتوبر (۲۷ر رمضان) آج صوابی اور پشاور کے کئی دوسرے علاقوں میں بموں کے دھماکے ہوئے۔ صوابی میں شام سات بجے تحصیل کے پولیس گارڈ روم میں بم کا دھماکہ ہوا جس سے گارڈ روم میں متعین پولیس کانسٹیبل زخمی ہو گیا اور عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔

نوشہرہ کے کیپیٹل سینما میں خاکروبوں کی نظر ایک ٹائم بم پر اُس وقت پڑی جب وہ ہال میں صفائی کر رہے تھے۔ پولیس نے فوراً موقع پر پہنچ کر بم کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور تفتیش شروع کر دی۔

گزشتہ روز پشاور کے علاقے ڈھنڈ کے میں ایک مکان میں دھماکہ ہونے سے ایک شخص ہلاک اور چار شدید زخمی ہو گئے۔ دھماکہ پیتل کی ایک بم نما شئے سے ہوا جو مرنے والے کی ماں قبرستان سے اُٹھا کر لائی تھی۔ اسی طرح بموں کے دو دھماکوں سے صدر روڈ کا فیشن ایبل علاقہ لرز گیا۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا البتہ ایک مکان کا زینہ گر گیا۔

(روزنامہ "امروز" لاہور ۱۵ر اکتوبر ۱۹۷۴ء ص ۱)

• **فحش مذاق اور بُری حرکت**

لائلپور ۱۴ر اکتوبر (۲۷ر رمضان) ناز سینما کے نزدیک کل رات فحش مذاق سے منع کرنے پر تین افراد نے گورنمنٹ کالج کے طالب علم محمد طاہر کو چاقو مار کر شدید زخمی کر دیا۔ علاوہ ازیں کل رات پیپلز کالونی نمبر ۲ کے قادریہ چوک میں تین افراد نے ایک نوجوان محمد یونس کو چاقو مار کر زخمی کر دیا۔ ملزم اس سے بُری حرکت کرنا چاہتے تھے لیکن وہ آمادہ نہ ہوا۔ اس پر ملزم اسے چاقو مار کر فرار ہو گئے۔ (امروز ۱۵ر اکتوبر ۱۹۷۴ء ص ۶)

• **برہنہ تصاویر کی اشاعت**

راولپنڈی ۱۴ر اکتوبر (۲۷ر رمضان) کراچی سے شائع ہونے والے دو اخبارات نے حال ہی میں ماڈل گرلز کی برہنہ تصاویر شائع کی تھیں۔ مرکزی حکومت نے ان دونوں اخباروں کا نیوز پرنٹ اور اشتہارات کا کوٹہ فوری طور پر پچاس فیصد گھٹا دیا ہے۔

(مساوات ۱۵ر اکتوبر ۱۹۷۴ء ص ۶)

درخواستِ دُعا

خاکسار کے بھائی مکرم محمد صدیق صاحب ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول بشیر آباد اسٹیٹ سندھ کا بچہ عزیز محمد عثمان بعمر دس سال عرصہ ایک ماہ سے شدید بیمار ہے۔ قریباً تین ہفتے بخار رہا۔ اسی حالت میں پاؤں میں درد کی شکایت ہوئی تو ٹانگ میں اور پھر پورے جسم میں رعشہ کی کیفیت پیدا ہو گئی چنانچہ جامشورو حیدر آباد ہسپتال میں داخل کروایا گیا لیکن بیماری میں کوئی افاقہ نہیں ہوا اور اب وہاں کے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سلطان احمد شاہد واقفِ زندگی
ادارۃ المصنفین۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴